تربیت اساتذہ کا نظام...... آراء وتجاویز

قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

استاذ کسی بھی تعلیمی سسٹم کا مرکزی کردار ہوتا ہے اور کسی بھی تعلیمی نظام میں استاد ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے استاد جتنا کامل، مکمل، تجربہ کار، مخلص اور فن تدریس کا ماہر ہوگا، اتنا ہی وہ فروغ تعلیم اور طلباء کی تربیت اور کردار سازی میں زیادہ مفید اور موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس وقت عصری تعلیمی اداروں میں استاد اور شاگرد کا تعلق کاروباری اور تجارتی شکل اختیار کر گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ استاد اور شاگرد کے مابین ادب واحترام، عقیدت ومودت اور اعتماد کا جو رشتہ ہوا کرتا تھا وہ رفتہ رفتہ ختم ہوتا جا رہا ہے جبکہ دینی مدارس میں صورتحال یکسر مختلف ہے۔ مدارس دینیہ میں اساتذہ طلباء کے لئے آئیڈیل اور مثالی ہستیوں کی حیثیت رکھتے ہیں اور صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ تربیت اور شخصیت سازی کا فریضہ بھی سر انجام دیتے ہیں۔ اس لئے دینی مدارس میں اساتذہ کی شخصیت کو محوری حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

مغربی فلسفہ تعلیم اور اسلامی فلسفہ تعلیم وتربیت میں یہی بنیادی فرق ہے کہ وہاں استاد کی حیثیت اور شخصیت کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی جبکہ ہمارے ہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کردار وعمل اور تعلیم وتربیت کی بدولت انسانیت میں حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی دعا فرمائی تو تربیت وتزکیہ کو بعد میں اور تعلیم کو پہلے ذکر فرمایا، لیکن جب اللہ رب العزت کی طرف سے اس دعا کی قبولیت کا اعلان ہوا تو اس میں تربیت کو مقدم اور تعلیم کو موخر کر دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ صرف تعلیم کافی نہیں بلکہ تربیت اشد ضروری ہے، لیکن ظاہر ہے کہ تربیت وہی صحیح معنوں میں کر سکتا ہے جو خود تربیت، تزکیہ اور تدریب کے مراحل سے گزرا ہو۔

مدارس دینیہ میں نو آموز وارد اساتذہ کے لئے تربیت کا سلسلہ تو ہمیشہ ہی موجود رہا ہے۔ قدیم، بزرگ، تجربہ کار اور

سینئر اساتذہ کرام ان کی مسلسل تربیت اور نگرانی کا عمل سرانجام دیتے رہے ہیں اور اب بھی بڑے اداروں میں یہ سلسلہ جاری ہے، لیکن چونکہ اللہ کے فضل وکرم سے مدارس دینیہ کا کام روز افزوں ترقی پذیر اور وقت کے ساتھ ساتھ وسعت اختیار کرتا جارہا ہے، فضلاء کرام کی تعداد میں بھی تیزی سے اضافہ ہورہا ہے اور اکابر اہل علم بڑی تیزی سے رخصت ہورہے ہیں، اس لئے ایک عرصے سے اس بات کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ اساتذہ کرام کی تربیت کا کوئی اجتماعی نظم تشکیل دیا جائے اور مختلف اداروں میں بکھرے ہوئے اس کام کو وفاق المدارس العربیہ کی سطح پر منظم کیا جائے۔ اس وقت چونکہ تعلیم اور تربیت اساتذہ کا موضوع ایک مستقل شعبے کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ عصری تعلیمی اداروں میں بی ایڈ، ایم ایڈ اور تعلیمی امور پر پی ایچ ڈی کا سلسلہ جاری ہے ہمیں الحکمۃ ضالۃ المومن کے تحت اس کام سے بھی استفادہ کرنا چاہئے۔ اس لئے وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے اس معاملے پر طویل غور وخوض کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ تدریب المعلمین کو مستقل اور باقاعدہ طور پر مدارس دینیہ کے نظام میں رائج کیا جائے گا۔

تدریب المعلمین کے حوالے سے ابھی ابتدائی غور وفکر اور مشاورت کا سلسلہ جاری تھا کہ اسی اثناء میں حسن اتفاق سے مختلف تعلیمی اور فکری موضوعات پر کام کرنے والے تحقیقاتی ادارے انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز میں مدارس دینیہ کے حوالے سے ایک نشست کا انعقاد ہوا۔ اس نشست میں تدریب المعلمین کا موضوع زیر بحث آیا۔ اسلام آباد سے مولانا ظہور احمد علوی، مولانا عبدالغفار سمیت علمائے کرام کی بڑی تعداد، ماہرین تعلیم، عصری اداروں اور وزارت تعلیم کے وابستگان بھی شریک ہوئے۔ آئی پی ایس کے چیئرمین پروفیسر خورشید اور آئی پی ایس کے ڈائریکٹر خالد رحمٰن نے میزبانی اور انتظامات کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس نشست میں جو تجاویز سامنے آئیں ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

دینی مدارس میں تدریب المعلمین کے حوالے سے بنیادی طور پر تین پہلوؤں پر توجہ دی جائے:

(۱)......دینی مدارس کے سینئر اساتذہ جو ٹرینرز یعنی تربیت کنندگان کا کردار ادا کریں۔

(۲)......دینی مدارس کے فضلاء کے لئے مختصر دورانئے یعنی تقریباً چالیس دن پر مشتمل کورس تیار کیا جائے اور یہ کورس دورہ حدیث کے شرکاء کے لئے لازمی ہو جب تک جدید فضلاء یہ کورس نہ کرلیں ان کو وفاق المدارس کی طرف سے سند جاری نہ کی جائے۔

(۳)......طویل دورانئے کا کورس جو ایک سال پر مشتمل ہو اور اختیاری ہو۔ اس کورس کے شرکاء کو باقاعدہ وظیفہ دیا جائے۔

☆......ان کورسز میں شرکت کرنے والوں کو وفاق المدارس کی طرف سے باقاعدہ سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس سرٹیفکیٹ کو آئینی طور پر اور سرکاری سطح پر تسلیم کروایا جائے تاکہ وہ مستقبل میں ان فضلاء کے کام آسکے۔

☆......بتدریج یہ ماحول بنایا جائے کہ جو عالم دین یہ کورس نہ کرے اسے مسند تدریس پر فائز ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔

☆...... چونکہ وفاق المدارس کا نیٹ ورک پورے ملک میں ہے اس لئے ابتداءً ایسے حضرات کو تیار کیا جائے جو اپنے اپنے علاقے میں تربیت اساتذہ کی ذمہ داری سرانجام دے سکیں۔

☆...... چونکہ اب فاضلات کی تعداد فضلاء کے مقابلے میں زیادہ ہوگئی ہے اس لئے شریعت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فاضلات اور معلمات کے لئے بھی ایسے کورسز تیار کئے جائیں۔

☆......ان کورسز کی تیاری کے لئے ماہرین تعلیم، عصری اداروں کے اساتذہ اور دیگر اہل فن سے بھی تعاون لیا جائے اور ان کی وہ آراء وتجاویز اور وہ کام جو ہمارے مقاصد اور مزاج سے ہم آہنگ ہو اسے بلاتردد اپنایا جائے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ تجاویز سامنے آئیں جن پر غور وخوض کا عمل جاری ہے۔ قارئین کو اس تمام پس منظر اور آراء و تجاویز سے آگاہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس حوالے سے اگر کسی کے ذہن میں کوئی تجویز ہو، اس کام کی بہتری کے لئے کوئی رائے ہو تو وہ اسے ضرور پیش کرے، اسی طرح اس حوالے سے اگر کوئی مواد جن احباب کے پاس موجود ہو یا اس موضوع سے متعلق کوئی مہارت ہو تو وہ ضرور مدارس دینیہ کی بہتری اور آنے والی نسلوں کے معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

☆......☆......☆

(پ ر)......امت کو ہر دور میں ''روشن خیالی'' کے فتنے کا سامنا رہا ہے اور روشن خیال طبقہ آج کا فرقہ معتزلہ ہے۔ دنیا میں کفر اور اسلام کا معرکہ جاری ہے اور علماء اور دینی مدارس دین کے محافظ اور امت کے محسن ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز دینی ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے جامعہ میں ختم بخاری شریف کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ علماء کرام نے ہر دور میں گوں ناگوں مشکلات ومسائل کے باوجود اور نہایت بے سروسامانی کے عالم میں دین کی خدمت اور علوم نبوت کی حفاظت کی ہے۔ جامعہ بنوری ٹاؤن کا آغاز بھی حضرت محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں کیا تھا، لیکن ان کے اخلاص، محنت اور جہد مسلسل کے باعث اس ادارے نے بے مثال ترقی کا سفر طے کیا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ وطالبات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ دور حاضر میں علماء پر بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، نوجوان فضلاء اپنے اپنے علاقوں میں بنیادی دینی تعلیم پر توجہ دیں اور لادین عناصر کی ملامت کی پروا کئے بغیر اپنا فرض ادا کرتے رہیں۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ حکمرانوں کی جانب سے اپنے آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر دینی مدارس کے خلاف بلاجواز کارروائیاں کرتے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس طرح کے اقدام سے ان کی کرسی مضبوط نہیں ہوگی۔ اسلامی اداروں کے خلاف کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ یہ سراسر ظلم اور امتیازی سلوک ہے۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور جدید ایجادات نے اسلام کی حقانیت کو اور واضح کر دیا ہے اور ماضی کے روشن خیال عناصر کے بہت سے نظریات کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ اسلام دین حق ہے اور یہ قیامت تک زندہ وتابندہ رہے گا۔